© rasailojaraid.com

پابندی کا نام رمضان کا احترام ہے۔ روزہ نہ رکھنا اور چھپ چھپ کر کھانا، احترام نہیں، بلکہ بغاوت ہے۔ سینہ زوری ہے۔ احترام کا صرف ایک ہی مفہوم ہے۔ یعنی روزہ رکھنا! اور تلاوتِ قرآن و نماز تراویح روزہ کا زیور ہے۔ ترکِ تراویح عمر رضی اللہ عنہ سے تعصب کے سبب نہایت ہی غیر شرعی حرکت ہے۔ تراویح سنتِ نبویؐ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے تو اسے صرف منضبط کیا تھا۔ یہ سنت نبویؐ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں زندہ تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے احیائے سنت نہیں بلکہ انضباطِ سنت کیا تھا۔ ہم اپنی معروضات، اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ اللہ رحمٰن و رحیم اپنے مسلمان بندوں کو رمضان کی برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے اور ان کے ہاتھ میں دوزخ سے رہائی کا پروانہ دے کر انہیں فوزِ عظیم کے تخت پر متمکن فرمائے۔ آمین

متاعِ جان و عصمت کا خون بہا

عصمت دری کے بعد لڑکیوں کا قتل ایک دستور بن کے رہ گیا ہے یہ ساری خونی کاروائی، حکم پردہ کی خلاف ورزی اور مرد و زن کی مخلوط تعلیم، مخلوط سیاسی و سماجی اختلاط کی آزادی اور آزادیٔ نسواں و حقوقِ نسواں کی علمبردار تنظیموں کی بے راہروی کا نتیجہ ہے۔ یہ مغرب زدہ طبقہ زنانِ اسلام کو آزادی و حقوقِ نسواں کی پٹی پڑھا کر گھروں سے نکالتا، انہیں کلبوں میں لاتا اور انہیں اپنی ہوس رانیوں کا شکار بناتا، ان سے گینگ ریپ کرتا، پھر پکڑے جانے کے خوف سے انہیں قتل کرتا اور لاش کو دریا برد کرتا ہے۔ ہمیں ان والدین سے ہمدردی ہے کہ جن کی بیٹیاں اس جنسی درندگی کا شکار ہوتی ہیں لیکن ساتھ ہی ان پر افسوس بھی ہے کہ ان میں سے بعض اپنی بیٹیوں کی بربادیوں میں خود بھی ذمہ دار ہیں۔ کیوں نہ انہوں نے دخترانِ اسلام کو اسلام کے ڈسپلن میں رکھا اور تعلیم و آزادی کے نام پر کیوں وہ آزادی دے ڈالی جس کے نتیجے میں ان کی بیٹیاں گوہر عصمت گنوا کر قتل ہوئیں۔ پولیس ہمیشہ پاورفل لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ بدنصیب والدین دادرسی کیلئے دہائی دیتے ہیں اور ملزم ان کی آنکھوں کے سامنے دندناتے ہیں۔ وہ اپنی بے بسی پر روتے ہیں۔ کبھی کوئی عدالت ازخود نوٹس لیتی اور کبھی میاں شہباز شریف تشریف لاتے اور عصمت و جان کی متاع بے بہا کا پانچ لاکھ روپیہ خوں بہا ادا کر جاتے ہیں۔ مگر ابھی ایک شرمناک قصہ کی صدائے بازگشت ختم نہیں ہوتی کہ ایک نئی داستانِ حیا سوز شروع ہو جاتی ہے۔ جو پھر پانچ لاکھ روپے پر ختم ہو جاتی ہے۔ ہم ان والدین سے، جن کی بیٹیاں، عصمت کے لٹیروں کے ہاتھوں اول دولت عصمت سے محروم ہوئیں اور پھر قتل ہوئیں، عرض کرنا چاہیں گے کہ ان کے درد کا درمان کتاب و سنت میں ہے۔ وہ اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیٹیوں کو پردہ میں بٹھائیں۔

ہم تعلیم نسواں کے زبردست حامی ہیں لیکن اتنی ہی شدت کے ساتھ ہم ان کی متاع عصمت کے تحفظ کے بھی علمبردار ہیں۔ عصمت ان کی بیٹی کی لٹتی ہے۔ ناک ان کی کٹتی ہے۔ آبرو ان کی خاک میں ملتی ہے۔ آزادی نسواں کی علمبردار، مغرب زدہ خواتین، ان کے گھر میں کبھی صفِ ماتم پر پرسا دینے نہیں آتیں۔ یہ واقعات اس کثرت سے رونما ہو رہے ہیں کہ گویا عصمت دری کی منڈی میں متاعِ عصمت کی بولی پانچ لاکھ روپے مقرر ہوگئی ہے۔ یہ معاملہ پولیس اور عدالتوں کے حل کرنے سے، کبھی حل نہ ہوسکا۔

یہ مسئلہ والدین کا ہے اور وہی اسے حل کر سکتے ہیں اور حل ایک ہی ہے یعنی پردہ! ہماری تمام ہمدردیاں مظلوم و مقہور والدین کے ساتھ ہیں لیکن ہم ان سے یہ بھی پوچھنا چاہیں گے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو موبائل ٹیلیفون کیوں دیتے ہیں۔ کیا اس طرح سے وہ اپنی بیٹیوں کو لڑکوں سے محفوظ رابطہ کا ذریعہ مہیا نہیں کرتے ہیں۔ مائیں کیوں اس قدر بے خبر ہو جاتی ہیں کہ انہیں اپنی بیٹیوں کی حرکات و سکنات کا علم بھی نہیں رہتا۔ آخر کیوں؟ بچیوں کی بے راہروی، ماؤں کی غفلتِ مجرمانہ کا ثمر ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس ملک میں 5, 5 سال تک کی معصوم بچیاں بھی جنسی درندگی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس میں کون قصوروار ہے؟ ہاں یہ وحشت و درندگی فلم، ٹی۔ وی ڈرامہ کے عریاں اور حیاء سوز مناظر سے پیدا ہوئی ہے۔ جو لڑکوں کو قبل از وقت جنسی ہیجان میں مبتلا کر دیتے ہیں اور وہ اس کی تسکین کیلئے بچیوں کو خون میں نہلا دیتے ہیں۔ ہم اس کی ذمہ داری پولیس کی غیر ذمہ داری پر ڈال کر خاموش نہیں رہ سکتے۔ ہم خود ٹی۔ وی نہیں دیکھتے، پر ہمارے ذرائع خبر ہمیں بتاتے ہیں کہ جو کچھ اس پر دکھایا جاتا ہے، اس سے اسلام ہی نہیں بلکہ کفر بھی شرمندہ ہے۔ اس کا علاج جبھی ممکن ہے کہ یہاں اسلام کا قانونِ رحمت حکمران ہو۔

سیکولر حکمران، اسلام کے قانونِ طبعی کا ادراک کر ہی نہیں سکتے۔ یورپی قانون، مجرم کو اپنا چہیتا اور لاڈلہ بچہ کہتا ہے۔ یہ اس کا فلسفہ ہے۔ وہ مجرم کو تحفظ دیتا ہے اور ہر طریقے سے اسے بچاتا ہے تاکہ وہ اپنی بریت سے دلیری پا کر پھر اسی جرم کا اعادہ کرے اور پھر بری ہو جائے۔ خود ہمارے سیکولر دانشور اسلام کی سزاؤں کو وحشیانہ کہتے ہیں۔ ہمارے بس میں ہو تو ان کی زبانیں کاٹ دیں۔ انہی لوگوں کی وجہ سے وہ شیطانی فکر پھیلتی ہے جس کے نتیجے میں 5, 5 سال کی بچیاں مردوں کی درندگی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ زانی کو سنگسار کریں تو مرد اپنی منکوحہ بیوی کے سوا کسی دوسری عورت کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ کسی کی معصوم بچی، کسی درندہ صفت انسان کی جنسی وحشت کا شکار ہو کر مر جائے تو سیکولر لوگوں کے

© rasailojaraid.com